حافظ عاطف سعید

متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کا قیام —— ہوتا ہے جادہ پیما.....

انتخابی سیاست کی دلدل اور کشائش اقتدار کے جھنجھٹ سے دامن بچانے اور قرآن کے عطا کردہ لائحہ عمل یعنی دعوت الی الخیر‘ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل کرتے ہوئے منہاج محمدی ﷺ کے مطابق غلبہ و اقامت دین کے لئے پاکستان کی دینی و مذہبی جماعتوں کا اجتماعی جدوجہد کرنا‘ یہ وہ خواب تھا جو تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ نے ابھی تین ماہ قبل رمضان کے آخری عشرے میں دیکھا تھا۔ گو اس سے قبل بھی ایک نیک تمنا اور آرزو کی صورت میں یہ چیز امیر تنظیم اسلامی کے تحت الشعور میں شدت کے ساتھ موجود تھی جس کا اظہار ان کی تحریروں اور تقاریر میں گاہے بگاہے ایک دردناک ہوک کے انداز میں ہوتا رہتا تھا‘ لیکن اس آرزو کے باغ میں پھول آنے کا امکان بظاہر دُور دُور تک نظر نہیں آتا تھا۔

ماہِ رمضان میں دعوت افطار پر مدعو چند صحافی حضرات سے گفتگو کرتے ہوئے اصلاح احوال کی فوری تدبیر کے طور پر امیر تنظیم نے دینی جماعتوں کے ایک ایسے متحدہ محاذ کی تجویز پیش کی تھی جو کشائشِ اقتدار سے الگ رہتے ہوئے مذکورہ بالا لائحہ عمل کی بنیاد پر نفاذ اسلام کے لئے ایک پریشر گروپ کی صورت میں سرگرم عمل ہو جائے۔ عید الفطر کے بعد امیر تنظیم اسلامی نے اس خواب کو عملی جامہ پہنانے کی خاطر دینی جماعتوں کے سربراہان سے فرداً فرداً ملاقاتیں کیں اور بعد ازاں اسی تجویز کو آگے بڑھانے کی خاطر پاکستان کے پانچ بڑے شہروں میں ”منہاجِ محمدی کانفرنسیں“ منعقد کی گئیں جن کی مجمل رپورٹیں ”ندائے خلافت“ کی زینت بنتی رہی ہیں۔ بہرکیف الحمد للہ کہ ماہ رمضان میں دیکھے گئے اس خواب کی مجسم تعبیر صرف تین ماہ بعد سامنے آگئی ہے اور چار دینی جماعتوں کے سربراہان نے قرآن اکیڈمی لاہور میں منعقدہ ایک میٹنگ میں ۸ نکاتی لائحہ عمل پر مشتمل دستاویز پر دستخط کرکے ”متحدہ اسلامی انقلابی محاذ“ کے نام سے ایک اتحاد کی تشکیل کا اعلان کر دیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذلک

اس دستاویز کا متن جس پر تنظیم الاخوان کے امیر مولانا محمد اکرم اعوان‘ تحریک اسلامی کے امیر مولانا مختار گل‘ مرکزی جمعیت اہلحدیث لکھوی گروپ کے سرپرست مولانا معین الدین لکھوی اور تنظیم اسلامی کے امیر ڈاکٹر اسرار احمد نے دستخط ثبت فرما کر محاذ کی داغ بیل ڈالی‘ حسب ذیل ہے :

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

”آج ہم چار دینی جماعتوں کے ذمہ دار خادمین‘ اللہ کا نام لے کر اور اس ہی کی تائید و توفیق پر بھروسہ کرتے ہوئے ایک ایسے ”متحدہ اسلامی انقلابی محاذ“ کے قیام‘ اور اس میں شمولیت کا اعلان کرتے ہیں جو کشائش اقتدار سے کنارہ کش رہتے ہوئے قرآن حکیم کی ابدی ہدایت : ”اور تم سے ایک ایسی جماعت وجود میں آنی چاہئے جو خیر کی طرف بلائے‘ نیکی کا حکم دے اور بدی سے روکے“ (آل عمران : ۱۰۴) کے بموجب —— اور نبی اکرم ﷺ کے اسوۂ مبارکہ اور منہاجِ اقدس کے مطابق دعوت و تبلیغ کے ذریعے لوگوں کے نظریات و خیالات کو دین کی تعلیمات کے ساتھ ہم آہنگ بنانے‘ اور تعلیم و تزکیہ کے ذریعے ان کے اخلاق و اعمال کو دین کے سانچے میں ڈھالنے کی سعی و جہد کرے گا اور اس کے ساتھ ساتھ الحاد و زندقہ‘ فواحش و منکرات‘ معاشرے کے کمزور طبقات یعنی خواتین اور بچوں پر ظلم و تشدد‘ اور ان پر مستزاد عمومی سیاسی جبر و استبداد‘ اور معاشی ظلم و استحصال کے خلاف باصطلاحِ حدیثِ نبویؐ زبان سے جہاد کا آغاز فی الفور کردے گا‘ اور کوشش کرے گا کہ اتنی معتدبہ قوت فراہم ہو جائے کہ ہاتھ یعنی طاقت کے ساتھ بھی جہاد کیا جاسکے —— تاآنکہ سلطنت خداداد پاکستان میں دینِ حق کا نظامِ عدلِ اجتماعی قائم اور شریعت اسلامی کا عادلانہ قانون نافذ ہو جائے‘ یا اللہ ہمیں اسی راہ میں شہادت کی موت عطا فرما دے!

اس سلسلے میں جن بنیادی امور پر ہمارے مابین اتفاق رائے ہو گیا ہے وہ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں :

(۱) اس محاذ میں سیکولر نظریات یا مزاج کی حامل کوئی سیاسی جماعت شامل نہیں ہو سکے گی۔
(۲) خالص دینی و مذہبی جماعتیں خواہ کسی بھی مسلک کی حامل ہوں‘ اس میں شامل ہو سکیں گی۔
(۳) محاذ اصلاً جماعتوں پر مشتمل ہو گا۔ البتہ اہم افراد معاونین کی حیثیت سے شامل ہو سکیں گے‘ جو مشورے تو دے سکیں گے لیکن فیصلوں میں شریک نہیں ہوں گے۔
(۴) اس میں صرف وہ دینی جماعتیں شامل ہو سکیں گی‘ جن کی تنظیم پورے ملک میں معروف ہو۔
(۵) محاذ میں کسی نئی جماعت کی شمولیت پہلے سے شامل جماعتوں کے اتفاقِ رائے سے ہو گی۔
(۶) جماعتوں کو مجلس شوریٰ میں مساوی نمائندگی دی جائے گی اور اس کے فیصلے صرف اتفاقِ رائے سے ہوں گے۔
(۷) محاذ میں شامل کوئی تنظیم کسی دوسری رکن تنظیم پر تنقید کے لئے ذرائع ابلاغ یا پبلک پلیٹ فارم کو ذریعہ نہیں بنائے گی۔
(۸) محاذ کی تنظیمیں اپنے تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے اپنے طریق کار کے مطابق کام کرنے میں آزاد ہوں گی۔ البتہ کوشش کی جائے گی کہ مختلف دعوتی اور تربیتی پروگراموں میں بھی اشتراکِ عمل ہو تاکہ کارکنوں کے مزاجوں میں زیادہ سے زیادہ قرب اور ہم آہنگی پیدا ہو سکے‘ لیکن محاذ کے طے شدہ امور میں بھرپور اشتراکِ عمل ہو گا‘ جس کا طریق کار خود محاذ طے کرے گا۔

محاذ کی مندرجہ بالا قرارداد تاسیس اور اس کے تنظیمی ڈھانچے کے یہ بنیادی خدوخال اس لئے شائع کئے جارہے ہیں کہ دوسری دینی و مذہبی جماعتیں بھی ان امور پر غور کریں اور جنہیں بھی اللہ تعالیٰ انشراحِ صدر عطا فرمادے وہ ۳۱/ مئی ۹۹ء تک ڈاکٹر عبد الخالق‘ کنوینر رابطہ کمیٹی متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کو ۶۷۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو‘ لاہور کے پتے پر یا فون نمبر 6366638 یا 6366638 پر مطلع کر دیں —— تاکہ اتوار ۶/ جون کو جملہ شریک جماعتوں کے تین تین نمائندوں پر مشتمل مجلس شوریٰ کا اجتماع منعقد ہو جائے۔ جس میں محاذ کا دستور بھی منظور کر لیا جائے اور عہدیداروں کا انتخاب بھی عمل میں لے آیا جائے —— تاکہ محاذ جلد از جلد اپنا اجتماعی پروگرام شروع کر سکے۔

ہم ہیں‘ رحمت و نصرتِ خداوندی کے امیدوار :

(۱) (مولانا) محمد اکرم اعوان‘ امیر تنظیم الاخوان
(۲) (مولانا) محمد مختار گل‘ امیر تحریک اسلامی پاکستان
(۳) (ڈاکٹر) اسرار احمد‘ امیر تنظیم اسلامی
(۴) (مولانا) معین الدین لکھوی سرپرست مرکزی جمعیت اہل حدیث“

منہاجِ محمدی ﷺ یہ نہیں ہے کہ غریب اور امیر کے مابین معاشی فرق و تفاوت کو اُجاگر کیا جائے

قرآن کو اگر مجسم انسانی شکل میں دیکھنا ہو تو آنحضور ﷺ کی سیرت پر نظر ڈالی جائے

حکومتوں کو گرانے کے لئے سیکولر جماعتوں پر مشتمل سیاسی اتحادوں کے حق میں سیرت طیبہ سے دلیل فراہم نہیں کی جاسکتی

میثاق مدینہ اور اس جیسے دیگر معاہدوں کو سیکولرزم کی تائید کے لئے استعمال کرنا قطعاً غلط ہے

ان شاء اللہ العزیز بہت جلد مملکت خداداد پاکستان سے سودی نظام کے خاتمہ کا آغاز ہو جائے گا

متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کے قیام کے ضمن میں باقاعدہ پیش رفت کا آغاز ہو گیا ہے

مسجد دارالسلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کے ۳۰/اپریل ۹۹ء کے خطابِ جمعہ کی تلخیص

مرتب : نعیم اختر عدنان

حمد و ثنا' تلاوتِ آیات اور ادعیۂ ماثورہ کے بعد فرمایا :

علامہ ڈاکٹر طاہر القادری کے اس بیان پر کہ "اسلام پریشر پالیٹکس کی نہیں بلکہ پاور پالیٹکس کی تعلیم دیتا ہے" گزشتہ خطاب جمعہ میں' مَیں نے تفصیل کے ساتھ اپنا موقف بیان کیا تھا۔ تاہم وقت کی کمی کی وجہ سے بات مکمل نہیں ہو سکی تھی۔ گزشتہ جمعہ جو کچھ میں نے عرض کیا تھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قادری صاحب کی یہ بات جزوی طور پر درست ہے کہ نبیوں کی دعوت اور جدوجہد میں پاور سٹرگل مضمر ہے۔ میرے نزدیک پاور پالیٹکس ایک ہلکا لفظ ہے جس کا استعمال انبیاء اور رسولوں کے لئے مناسب نہیں بلکہ انکی جدوجہد کو پاور سٹرگل سے تعبیر کرنا بہتر ہو گا۔ سورۃ الحدید کی آیت ۲۵ اور سورۃ الصف کی آیت ۹ سے بھی یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ دین کا غلبہ تب ہی ہو گا جب رجالِ دین کو دین اللہ کے قیام کا اختیار حاصل ہو جائے گا۔ اس اعتبار سے جزوی طور پر یہ بات صحیح ہے کہ اسلام پاور سٹرگل کی تعلیم دیتا ہے' لیکن اصل اور بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ مطلوبہ قوت اور اختیار کو کیسے حاصل کیا جائے؟ یعنی بلی کے گلے میں گھنٹی کیسے باندھی جائے؟ آنحضور ﷺ نے اقتدار و اختیار کیسے حاصل کیا تھا؟ ___ آپ کا منہج انقلاب کیا تھا؟ ___ اور آپؐ نے امت کو اس ضمن میں کیا رہنمائی اور ہدایت دی ہے؟

"متحدہ اسلامی انقلابی محاذ" کی تشکیل کے ضمن میں ابتدائی قدم کے طور پر منہاجِ محمدی کانفرنسیں اس لئے منعقد کی گئی تھیں کہ "منہاجِ محمدی" کے حوالے سے گفتگوئیں ہوں' ویسے بھی عقلی طور پر یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ ہر کام اپنے خاص نہج ہی سے انجام پا سکتا ہے۔ گندم کی کاشت کے لئے خاص موسم' خاص قسم کی زمین اور دیگر مناسب چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن اگر غلط موسم میں گندم کاشت کر دی جائے گی تو بیج بھی ضائع ہو جائے گا۔ اللہ کے دین کے غلبہ کی جدوجہد کے لئے

منبر و محراب

اگرچہ حصول اقتدار کا لفظ بھی استعمال کیا جاسکتا ہے مگر اس کے لئے ہمیں وہی طریق کار اختیار کرنا ہو گا جو رسول اللہ ﷺ نے اختیار فرمایا تھا۔ اس لئے کہ ہمارے لئے اصل اسوۂ حسنہ آنحضور ﷺ کی ذات ہے' اگرچہ دیگر انبیاء کرام کے منہاج پر عمل بھی ہرگز حرام نہیں ہے۔

دین کے غلبہ و نفاذ کے لئے آنحضور ﷺ کے اسوہ کی پیروی کیوں ضروری ہے؟ وہ اس لئے کہ آپؐ سید الانبیاء ہیں' آخر المرسلین ہیں' خاتم النبیین ہیں اور دین کے غلبہ کا عمل آپؐ کی زندگی میں کامل طور پر جلوہ گر نظر آتا ہے' جبکہ دیگر تمام انبیاء و رسل کی زندگیاں اس سے خالی نظر آتی ہیں۔ مختلف انبیاء اور رسولوں کی کوششیں کسی نہ کسی درجے اور مرحلے پر آکر اختتام پذیر ہوئیں' مگر انسانی سطح پر کی گئی جدوجہد کے نتیجے میں نظام کی مکمل تبدیلی اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا عملی نفاذ صرف اور صرف آنحضور ﷺ کے دست مبارک سے تکمیل پذیر ہوا۔ اسی لئے ہمیں دین کے غلبہ کے لئے "منہاجِ محمدیؐ" ہی کو تلاش کرنا اور اپنی مائیکروسکوپ کے طاقت ور لینز کو منہاجِ محمدیؐ پر ہی فوکس کرنا ہو گا۔

اس ضمن میں سب سے پہلی اور اہم ترین بات یہ ہے کہ اگر ترتیب نزولی کو پیش نظر رکھا جائے تو پورا قرآن مجید آنحضور ﷺ کی سیرت پر مشتمل ہے' اس لئے کہ جب اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ تابعی حضرات نے سوال کیا کہ ہمیں آنحضور ﷺ کی سیرت کے بارے میں کچھ بتائیں تو آپؓ نے ارشاد فرمایا "الستم تقرءون القرآن" یعنی کیا آپ لوگ قرآن نہیں پڑھتے۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم قرآن تو پڑھتے ہیں مگر آپؐ کی سیرت کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔ اس پر اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا "کان خلقه القرآن" گویا آنحضور کی ذات کو مجسم قرآن کی حیثیت حاصل ہے۔ قرآن کی دعوت کو اگر مجسم انسانی سیرت میں دیکھنا ہو تو یہ آنحضور ﷺ کی ذات میں جلوہ گر نظر آئے گی۔

قرآن مجید کا تتبع کرنے سے ایک عجیب بات سامنے آتی ہے کہ مکی دور کے پہلے چار سالوں میں سب سے زیادہ تاکید سے جو بات بار بار کہی جا رہی تھی اور وہ تھی "انذار آخرت" یعنی ہر شخص پر موت وارد ہو گی اور اس دنیا کا بھی خاتمہ ہو جائے گا' اس کے بعد تمام انسانوں کو از سر نو زندہ کر کے ان کا حساب کتاب لیا جائے گا۔ اسی انذار آخرت کا خلاصہ آنحضور ﷺ نے اپنے ایک حد درجہ جامع اور بلیغ خطبہ میں بیان فرمایا "لوگو! مجھے اللہ کی قسم ہے کہ تم سب پر موت وارد ہو کر رہے گی جیسے تم روزانہ

رات کو سو جاتے ہو اور پھر ایک وقت آئے گا کہ تمہیں اٹھا لیا جائے گا جیسے تم روزانہ سو کر بیدار ہو جاتے ہو' پھر تمہارے اعمال کا حساب کتاب اور محاسبہ ہو گا اور پھر ان اعمال کی سزا و جزاء مل کر رہے گی' جزاء کی صورت میں ہمیشہ ہمیش کے لئے جنت اور سزا کی صورت میں ہمیشہ ہمیش کے لئے دوزخ ہو گی"۔ مکی دور کے درمیانی چار سالوں میں انذار آخرت کے ساتھ توحید کے بیان کا اضافہ ہو گیا اور شرک کی مدلل نفی کے ساتھ ساتھ توحید کے تمام گوشوں اور پہلوؤں کو واضح کر دیا گیا۔ انذار آخرت اور توحید پر مبنی قرآن مجید کی مکی سورتوں میں بنیادی اخلاقی تعلیمات کا ذکر بھی باہتمام ملتا ہے۔ اس ابتدائی آٹھ سالہ مکی دور میں آنحضور ﷺ کی دعوت کے مرکز و محور کی حیثیت انہی امور کو حاصل رہی۔ البتہ منصب رسالت میں اطاعت رسولؐ از خود شامل ہوتی ہے گو اس دور میں براہ راست آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ میرا حکم مانو' تاہم اس حوالے سے بھی اگر کوئی شخص یہ موقف اختیار کرتا ہے کہ مکی دور میں بھی پاور سٹرگل مضمر تھی' تو میں جزوی طور پر اسے تسلیم کرتے ہوئے چند باتیں بطور وضاحت عرض کرنا چاہتا ہوں :

۱) آنحضور ﷺ نے کبھی غریبوں کو امیروں کے خلاف نہیں بھڑکایا کہ غریبو جمع ہو جاؤ اور امیروں سے اپنے حقوق چھین لو۔ اگرچہ قرآن مجید کی ابتدائی سورتوں میں بار بار سرمایہ داروں کی مذمت کی گئی ہے۔ اسی طرح ایک طبقہ غلاموں کا بھی وہاں موجود تھا۔ ان کو منظم کرنے اور ان کی آزادی کی جدوجہد کے آثار بھی سیرت میں نظر نہیں آتے۔ وہی دعوتِ توحید غلاموں کے لئے بھی تھی جو آقاؤں کو' قریش کے سرداروں کو اور طبقہ اشرافیہ کو دی جا رہی تھی۔

حضرت بلالؓ ایمان لانے سے پہلے بھی غلام تھے اور ایمان لانے کے کافی عرصہ بعد تک بھی غلام رہے۔ البتہ حضرت ابوبکرؓ نے ایمانی جذبے کے تحت امیہ بن خلف کو منہ مانگے دام دے کر حضرت بلالؓ کو غلامی سے آزادی دلا دی۔ لیکن آپؐ نے غلاموں کو غلامی سے نجات دلانے کی کوئی تحریک برپا نہیں کی۔ گویا پاور سٹرگل کی دنیا میں جو رائج صورتیں ہیں ان میں سے کسی کا سراغ سیرت محمدیؐ میں نہیں ملتا۔ "اُٹھو میری دنیا کے غریبوں کو جگا دو' کاخ امراء کے در و دیوار کو ہلا دو" کے طرز کی کوئی دعوت آپؐ نے نہیں دی۔

اُس وقت ایرانی استعمار اور رومی امپیریلزم دنیا کے سر پر مسلط تھے' عراق' شام اور یمن انہی استعماری طاقتوں کے شکنجے میں تھے' مگر آنحضور ﷺ نے ان علاقوں کی آزادی کے لئے کوئی باقاعدہ پاور سٹرگل نہیں کی۔ حالانکہ اس کام کے لئے وہاں حالات سازگار تھے اور یہ کام فی نفسہ غلط بھی نہیں تھا' لیکن آنحضور ﷺ نے اس منہاج کو اختیار نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ منہاجِ محمدیؐ یہ نہیں ہے کہ غریب اور امیر کی تقسیم کا شعور اجاگر کر کے تصادم کی کیفیت پیدا کر دی جائے یا غلاموں کو ان کے آقاؤں کے خلاف بغاوت پر آمادہ کر دیا جائے یا موجود الوقت استعمار کے خلاف علم بغاوت بلند کیا جائے۔ اسی طرح قریش کے سرداروں کے مابین بھی باہمی چپقلش موجود تھی مگر آپؐ نے کچھ سرداروں کو اپنے ساتھ ملا کر متحدہ محاذ نہیں بنایا کہ باقی سرداروں کے خلاف مزاحمت کی جاتی۔ مکہ کے لوگوں سے مایوس ہو کر آپؐ نے طائف کا رخ کیا تو بعض لوگوں نے اس شرط پر آپؐ کا ساتھ دینے پر آمادگی کا اظہار کیا کہ اقتدار حکومت میں ان کے حصے کا تعین کر دیا جائے مگر آپؐ نے کسی ایسے مطالبے کو تسلیم نہیں کیا۔ اس اعتبار سے سیکولر یا لادینی قوتوں کے ساتھ اتحاد و اشتراک کا معاملہ آنحضور ﷺ کی زندگی میں دور دور تک نظر نہیں آتا۔

البتہ جب ہجرت کے بعد آنحضور ﷺ کو مدینہ منورہ میں ایک مضبوط پناہ گاہ میسر آ گئی اور ایک طرح کا تمکن حاصل ہو گیا تو یہاں پاور سٹرگل پورے زور و شور سے نظر آتی ہے۔ اس لئے کہ غلبہ دین کا لازمی تقاضا اُم القریٰ مکہ کو فتح کرنا تھا' کہ اسے جزیرہ نمائے عرب میں مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ "ائمة الکفر" بھی اسی شہر مکہ میں مقیم تھے' لہٰذا مکہ میں دین کے غلبہ کے بغیر جزیرہ نمائے عرب زیر نگیں نہیں ہو سکتا تھا۔ چنانچہ جنگ بدر سے فتح مکہ تک آنحضور ﷺ اور قریش مکہ کے درمیان آٹھ سال تک زبردست کشاکش جاری رہی' اسے پاور سٹرگل سے تعبیر کیا جا سکتا ہے' لیکن اس جدوجہد میں آپؐ نے عرب کے دیگر مشرک قبائل کو ساتھ ملا کر کوئی متحدہ محاذ تشکیل نہیں دیا۔ چنانچہ مختلف حکومتوں کو گرانے کے لئے سیکولر جماعتوں پر مشتمل سیاسی محاذوں اور اتحادوں کے ضمن میں مدنی دور سے بھی دلیل فراہم نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے کہ نہ آپؐ نے لادین عناصر کے ساتھ اس طرح کا تعاون کیا اور نہ کہیں سے تعاون حاصل کیا۔

بعض لوگوں کو خواہ مخواہ یہ مغالطہ لاحق ہو گیا ہے کہ ہجرت کے فوراً بعد مدینہ منورہ میں اسلامی ریاست کا قیام عمل میں آ گیا تھا۔ ایسی سوچ بچگانہ ہے۔ جبکہ حقیقت میں مدینہ میں مکمل اور ہمہ گیر اسلامی ریاست کا قیام فتح مکہ کے بعد عمل میں آیا تھا۔ مدینہ میں منافقین' یہود کے ہاں اپنے مقدمات کے فیصلے کے لئے لے جاتے تھے۔ کسی حقیقی ریاست میں دو متوازی عدالتی نظام نہیں چل سکتے۔

دوسرا مغالطہ میثاق مدینہ کے حوالے سے پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے کہ مدینہ میں آنحضور ﷺ نے یہود اور مسلمانوں پر مشتمل محاذ تشکیل دیا تھا جبکہ آنحضور ﷺ نے مدینہ کے دفاع کے لئے یہود سے عارضی نوعیت کا معاہدہ کیا' جسے سیاسی اتحاد یا محاذ کے لئے دلیل بنانا قطعاً درست نہیں ہے' ان سیاسی و دفاعی معاہدوں کی حیثیت موجودہ محاذوں اور اتحادوں سے یکسر مختلف تھی۔ میثاق مدینہ یا اس جیسے دیگر معاہدوں کو سیکولرازم کی تائید کے لئے بطور دلیل استعمال کرنا قطعاً غلط ہے' ایسے تمام معاہدے انقلابی جدوجہد کے درمیانی مراحل میں ہوئے' جن کی نوعیت عارضی اقدامات کی تھی۔ ×

میری آج کی گفتگو کا دوسرا موضوع سود کے بارے میں وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے کے خلاف شریعت اپیلٹ بنچ میں زیر سماعت اپیل ہے۔ میاں محمد نواز شریف نے اپنے گزشتہ دور حکومت میں شرعی عدالت کے سود سے متعلق فیصلے کے خلاف اپیل دائر کی تھی جو آٹھ سال تک سرد خانے کا حصہ بنی رہی۔ یہ مقدمہ از سر نو زندہ ہو کر شریعت اپیلٹ بنچ میں زیر سماعت ہے' مذکورہ اپیل کا معاملہ آخری مراحل میں ہے اور تقریباً تین ہفتے تک عدالت عظمیٰ کی طرف سے حتمی فیصلہ سامنے آ جائے گا۔ اس ضمن میں اپیل کی سماعت کے دوران ٹھنڈی ہوا کا جھونکا آیا تھا' جسے قبل ازیں میں نے اچھی خبر سے تعبیر کیا تھا' شریعت اپیلٹ بنچ کے ایک معزز رکن نے بہت اچھی بات کہی کہ ان شاء اللہ سودی نظام کے خلاف سب سے بڑا پتھر ہم ماریں گے۔ اس تبصرہ پر میں نے عرض کیا تھا کہ ؏
"تیری آواز مکے اور مدینے"۔ اللہ کرے کہ سود پر مبنی شیطانی اور ابلیسی بینکاری نظام کو رجم کرنے کا آغاز سلطنت خداداد پاکستان سے ہو۔ اگر ایسا ہو گیا تو یہ "احقّ بھا" اور "اَھْلَھَا" کے مصداق ہی قرار پائے گا۔ پوری قوم کو اس اہم اور نازک مرحلے پر دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ معزز جج صاحبان کو ہمت اور جرأت کے ساتھ ساتھ راہ ہدایت پر گامزن کرتے ہوئے صحیح فیصلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں ایک اچھی خبر یہ ہے کہ متحدہ اسلامی انقلابی محاذ کے ضمن میں ایک مثبت پیش رفت کا آغاز ہو گیا ہے۔ چنانچہ تحریک اسلامی' جمعیت اہل حدیث کے بعد اب تنظیم الاخوان نے بھی متحدہ اسلامی محاذ میں شمولیت کا باقاعدہ فیصلہ کر لیا ہے' لہٰذا بہت جلد متذکرہ بالا جماعتوں کے قائدین کا سربراہی اجلاس منعقد کیا جائے گا جس میں اسلامی محاذ کے قیام کا باقاعدہ اعلان کر دیا جائے گا۔ OO

ضرورت رشتہ

رفیقہ تنظیم' عمر ۳۰ سال' تعلیم بی اے' راجپوت فیملی کے لئے مناسب رشتہ درکار ہے۔

رابطہ : سردار اعوان

36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 3-5869501

تجزیہ نگار کے نقطۂ نظر سے ادارہ کا کامل اتفاق ضروری نہیں

جو لوگ تاریخ کو اپنا استاد نہیں مانتے پچھتاوا اُن کا مقدر بن جاتا ہے

صدر مملکت نے انسدادِ دہشت گردی کا ترمیمی آرڈیننس جاری کرنے کے لئے یومِ عاشورہ کا انتخاب کیوں کیا؟

یہ خدشہ موجود ہے کہ انسدادِ دہشت گردی ایکٹ کہیں انسداد جمہوریت ایکٹ نہ بن جائے

مرزا ایوب بیگ' لاہور

عاشورۂ محرم عقیدت و احترام سے منایا گیا اور بڑی خبر یہ ہے کہ بحیثیت مجموعی خیر و عافیت سے گزر گیا۔ یوم عاشورہ کو عام تعطیل ہوتی ہے' لوگ گھروں میں دبکے بیٹھے ہوتے ہیں' سڑکیں سنسان ہوتی ہیں اور ملک بھر کی پولیس اور نیم دفاعی تنظیمیں ماتمی جلوسوں کے گرد گھیرا ڈالے انہیں امام بارگاہ تک بحفاظت لے جانے کا روح فرسا فریضہ انجام دے رہی ہوتی ہیں۔ ہمارے ہاں بعض دکانیں جو عید کے روز بھی کھلی ہوتی ہیں اس روز وہ بھی بند ہوتی ہیں۔ اس تاریخی دن کو صدر مملکت جسٹس رفیق تارڑ نے انسداد دہشت گردی کا ترمیمی آرڈیننس ۱۹۹۹ء جاری کیا۔ صدر محترم نے انسداد دہشت گردی کا ترمیمی آرڈیننس جاری کرنے کے لئے یوم عاشورہ کا انتخاب کیوں کیا؟ اس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ واقعہ کربلا بدترین دہشت گردی تھی۔ بہرحال صدر مملکت نے یوم عاشورہ پر آرڈیننس جاری کر کے اپوزیشن کے اس پروپیگنڈہ کو بری طرح ناکام بنا دیا اور اس کا اثر مکمل طور پر زائل کر دیا کہ بے اختیار صدر قومی خزانے پر بوجھ ہے اور اس کے پاس کرنے کو کچھ نہیں!۔ یہاں تک کہ ایوان صدر کے صاف ستھرے ماحول میں انہیں مارنے کے لئے مکھی بھی نہیں ملتی جبکہ ان کی مصروفیت کا یہ عالم ہے کہ وہ اس دن بھی بڑے مصروف تھے جب پاکستان میں ہو کا عالم طاری ہوتا ہے۔

اس آرڈیننس کے تحت خصوصی عدالتوں کو انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں میں تبدیل کر دیا گیا اور دہشت گردی کے دائرہ کار میں مزید جرائم کو شامل کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ آئندہ وہ لوگ بھی انسداد دہشت گردی کے اس ایکٹ کے دائرہ کار میں آجائیں گے جو کسی قسم کا خوف پھیلانے میں ملوث ہوں گے یا کسی قسم کا آتش گیر مادہ' ہتھیار یا خطرناک قسم کی گیس اپنے پاس رکھیں گے۔ اس کے علاوہ اجتماعی زیادتی' بچوں سے زیادتی اور ڈکیتی جیسے جرائم بھی اس میں شامل ہوں گے۔ انسداد دہشت گردی ایکٹ ۱۹۹۷ء میں کی گئی ترمیم کے مطابق لفظ "خصوصی عدالتوں" کو انسداد دہشت گردی عدالتوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے جبکہ اپیلٹ ٹریبونل کو ہائی کورٹ میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس ترمیم کے مطابق سول اداروں میں کسی قسم کی ہڑتال' کام کی رفتار سست کرنا' تالہ بندی' گاڑیاں چھیننا' سرکاری یا نجی املاک کو تباہ کرنا' فائرنگ' بھتہ لینا' غیر

تجزیہ

قانونی قبضہ کرنا' تنگ کرنا' ایسے ہینڈبل تقسیم کرنا یا وال چاکنگ کرنا جس سے امن عامہ میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو' ان تمام سول جرائم کے ارتکاب پر کم از کم سات سال قید یا جرمانہ یا دونوں سزائیں اکٹھی دی جاسکیں گی۔

سوال یہ ہے کہ بھاری مینڈیٹ کی حامل حکومت قانون سازی کی بجائے آرڈیننس کا سہارا کیوں لے رہی ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ آرڈیننس کسی طرح اس آرڈیننس سے مختلف نہیں ہے جسے سپریم کورٹ غیر آئینی قرار دے چکی ہے۔ حکومت زبانی طور پر اگرچہ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ عدلیہ کا بہت احترام کرتی ہے اور عدلیہ کے فیصلوں کو بسرد چشم قبول کرے گی لیکن عملی طور پر ٹیلی ویژن کے ذریعے عدلیہ پر بھونڈے انداز میں تنقید کی جا رہی ہے۔ انصاف میں تاخیر کا الزام بھی صد فی صد عدلیہ کے سر تھوپا جا رہا ہے۔ بالواسطہ طور پر یہ تاثر دیا جا رہا ہے فوری انصاف کی راہ میں صرف عدلیہ حائل ہے۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ عدلیہ بھی فرشتوں پر مشتمل نہیں ہے اور وہ اسی معاشرے کا حصہ ہے لیکن انصاف اور وہ بھی فوری انصاف کی راہ میں اور بھی بہت سی رکاوٹیں حائل ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان سب رکاوٹوں کو دور کرے۔

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس (ر) سجاد علی شاہ صاحب کو اپنی راہ سے ہٹا لینے کا حکومت کو ہرگز یہ مطلب نہیں لینا چاہئے کہ عدلیہ انتظامیہ کے ماتحت ہو گئی ہے۔ حکومت اسے قابو کرنے یا چڑانے کا انداز اختیار نہ کرے۔ ایک آرڈیننس کے غیر قانونی قرار دیئے جانے کے بعد الفاظ کے ہیر پھیر کے ساتھ اس نوعیت کا دوسرا آرڈیننس جاری کر دینا یقیناً سپریم کورٹ کا منہ چڑانے والی بات ہے۔ علاوہ ازیں اگر ہینڈبل تقسیم کرنا اور وال چاکنگ کرنا ایسا جرم ہے جس پر انسداد دہشت گردی ایکٹ لاگو ہو جائے گا تو پھر یہ انسداد دہشت گردی ایکٹ نہیں بلکہ انسداد جمہوریت ایکٹ ہے۔ اس لئے کہ جہاں تک کسی ایسی عبارت پر مشتمل ہینڈبل کا تعلق ہے جس سے امن و امان میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو تو کسی بھی عبارت کو بآسانی اس الزام کا حامل قرار دیا جا سکتا ہے۔۔ لہٰذا مخالف سیاستدانوں ہی کو نہیں بلکہ ایسے صحافیوں کو بھی دہشت گرد ثابت کیا جا سکے گا جو حکومت کی ہاں میں ہاں ملانے سے انکار کر دیں گے۔ حکومت کو سنجیدگی سے دہشت گردی ختم کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اس حوالے سے سیاسی فوائد حاصل کرنے کی کوششیں قابل تحسین نہیں ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ ایک طرف عوام موٹر سائیکل اور سکوٹر جیسی مڈل کلاس کنوینس سے بھرپور طور پر فائدہ نہیں اٹھا سکتے' اس لئے کہ ستر ہزار روپے کی موٹر سائیکل پر صرف ایک آدمی سوار ہو سکتا ہے جبکہ دوسری طرف دہشت گردی میں بھی خاطر خواہ کمی نہیں ہو رہی جس سے عوام میں ردعمل کا پیدا ہونا فطری امر ہے۔ لہٰذا حکومت سیاسی فائدوں کے چکر سے نکل کر اپنی تمام تر توجہ دہشت گردی کے مکمل خاتمے پر مبذول کرے۔ شنید یہ ہے کہ یہ ترمیمی آرڈیننس بھی سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ اگر سپریم کورٹ نے اس آرڈیننس کو بھی آئین سے متصادم قرار دے دیا تو یہ بلی چوہے کا کھیل کب تک جاری رہے گا! کب تک حکومت اپنی توانائیاں اور وسائل بے مقصد کاموں پر ضائع کرتی رہے گی اور عوام کے لئے فلاحی

منصوبے بنانے کی حکومت کو کب فرصت ملے گی؟

فروری ۱۹۹۷ء سے یعنی جب سے موجودہ حکومت برسراقتدار آئی ہے' اگر تمام آئینی ترامیم' قانون سازی اور آرڈیننس وغیرہ کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جائے تو شاید اس رائے سے اختلاف کرنا ممکن نہ ہو کہ تمام تر اقدامات سے اداروں کو کمزور اور اشخاص بلکہ ایک شخص معین کو مضبوط بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ صدر کی قوت کو دو سال میں دو مرتبہ کم کیا گیا۔ اس سے اسمبلی توڑنے کا اختیار ختم کیا گیا' گورنر کی نامزدگی کا اختیار بھی جو ہمیشہ سے صدر کے پاس تھا' صدر سے چھین لیا گیا۔ طُرفہ تماشا یہ ہے کہ صدر افواجِ پاکستان کا سپریم کمانڈر ہے لیکن فوج کا سربراہ یعنی کمانڈر انچیف وزیر اعظم مقرر کرتا ہے۔ ایک ترمیم کے ذریعے عدلیہ کو کمزور کیا گیا' چودھویں ترمیم کے ذریعے اسمبلی ممبران کی زبان بندی کر دی گئی۔ اسمبلی میں عدم اعتماد کا عمل اتنا پیچیدہ بنا دیا گیا کہ اسے روبہ عمل لانا انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ شریعت ایکٹ کا بھی مرکزی نکتہ یہ تھا کہ مرکزی حکومت کے اقدامات کو آئین و قانون کی حیثیت حاصل ہو گی اور کوئی عدالت بشمول عدالت عظمیٰ اس کے خلاف سماعت نہیں کر سکتی۔

اگرچہ ہمارے ماضی کے حکمران بھی اتنی شدت سے نہ سہی بہرحال اپنی ہی ذات کو قوت کا مرکز بنانا چاہتے تھے' لیکن موجودہ حکمرانوں نے کبھی غور کیا کہ ان میں سے کسی کا انجام بھی اچھا نہ ہوا۔ دانش مند وہ ہوتا ہے جو دوسروں کے تجربے سے فائدہ اٹھائے نہ کہ خود چوٹ کھا کر سمجھے۔ یاد رہے جو اختیارات کچے دھاگے سے بندھے چلے آتے ہیں وہ پکے ہوئے پھل کی طرح دھڑام سے گر جاتے ہیں۔ ہم نے ماضی میں مضبوط کرسی کی بے وفائی بھی دیکھی اور مارشل لاء ایڈ منسٹریٹروں کی رسوائی بھی۔ لہٰذا ہم آپ جناب کو برا بھلا سمجھائے دیتے ہیں۔ جو لوگ تاریخ کو استاد نہیں مانتے پچھتاوا ان کا مقدر بن جاتا ہے۔ سیدھی سی بات ہے انسان اگر خود فانی ہے تو اس میں مرتکز ہونے والے اختیارات کیسے بقائے دوام حاصل کر سکتے ہیں۔

کام کی باتیں

حسد

☆ بے شک حسد تمام نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ (ارشاد نبویؐ)

☆ حاسد مثل اس شخص کے ہے جو اپنے دشمن کو مارنے کے لئے پتھر پھینکے اور پتھر دشمن کو لگنے کی بجائے اس کی اپنی داہنی آنکھ پر لگے اور آنکھ پھوٹ جائے۔ اس سے اس شخص کو غصہ آئے اور وہ پھر زور سے پتھر مارے اور وہ اسی طرح اس کی دوسری آنکھ پھوڑے۔ پھر پتھر مارے اور اس کا سر توڑ ڈالے۔ اسی طرح دشمن کی طرف پتھر پھینک پھینک کر آپ مجروح ہو اور دشمن صحیح و سالم رہے اور مخالف دیکھ دیکھ کر ہنسیں۔ (امام غزالیؒ)

مرتب : ذیشان دانش خان

ان شاء اللہ العزیز ـــــ نئے تعلیمی سال سے

مرکزی انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام' ماڈل ٹاؤن لاہور میں

قرآن کالج گرلز ونگ

(کلاس ششم تا ایف اے)

کا اجراء کیا جا رہا ہے۔ فرسٹ ایئر میں داخلے اسی سال سے
جبکہ چھٹی کلاس میں آئندہ سال اوپن کئے جائیں گے

میٹرک کے امتحانات سے فارغ طلبہ کے لئے

حسب معمول ـــــ ان شاء اللہ العزیز ـــــ امسال بھی

قرآن کالج میں 15 مئی تا 15 جون 99ء

یک ماہی دینی معلوماتی تربیتی کورس

کا اہتمام کیا جائے گا ـــــ مزید تفصیلات کے لئے رجوع کیجئے :

ناظم قرآن کالج 191۔ اتاترک بلاک' نیو گارڈن ٹاؤن لاہور فون 5833637

تنظیمی اطلاعات و اعلانات

ناظم حلقہ پنجاب شمالی کی سفارش پر امیر تنظیم اسلامی نے راولپنڈی شہر کو دو مقامی تنظیموں میں تقسیم کر دیا ہے چنانچہ عتیق الرحمٰن میر تنظیم اسلامی راولپنڈی شرقی کے امیر کی حیثیت سے اور جناب شفیق الرحمٰن تنظیم اسلامی راولپنڈی غربی کے امیر کے فرائض ادا کریں گے۔

☆ ☆ ☆

امیر تنظیم اسلامی نے ناظم تربیت جناب رحمت اللہ بٹر کو ناظم بیت المال کی اضافی ذمہ داری بھی سونپ دی ہے۔ قبل ازیں جناب قمر سعید قریشی اس منصب پر فائز تھے۔ محترم قمر سعید قریشی مرکزی انجمن خدام القرآن کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے گوناگوں ذمہ داریوں کے علاوہ اب انہیں امیر محترم کے ذاتی مشیر کی حیثیت بھی حاصل ہو گی۔

☆ ☆ ☆

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے مرزا ایوب بیگ کو حلقہ لاہور کی امارت کی ذمہ داری تفویض کر دی ہے۔

☆ ☆ ☆

حافظ محمد عرفان کو تنظیم اسلامی لاہور وسطی کا امیر مقرر کیا گیا ہے۔

☆ ☆ ☆

تعلیمی مصروفیات کی بنا پر امیر محترم نے حافظ علاؤ الدین کی چار ماہ کی امارت سے رخصت منظور کرتے ہوئے نعیم اختر عدنان کو لاہور غربی کے قائم مقام امیر کی ذمہ داری تفویض کر دی ہے۔

"خدارا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں!"

دینی رہنماؤں کے نام ایک دردمندانہ اپیل

آج جبکہ وطن عزیز پاکستان تیزی سے انقلاب کی طرف بڑھ رہا ہے تو پاکستان کی دینی جماعتوں کی ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے۔ انقلاب تو وطن عزیز کا مقدر ہے ہی لیکن ڈر اس بات کا ہے کہ انقلاب کو "ہائی جیک" نہ کر لیا جائے کیونکہ آمدہ انقلاب کی پیشین گوئیاں پی پی پی اور مسلم لیگ کے راہنما بھی کر رہے ہیں۔

اللہ کی مشیت میں ہوا تو انقلاب ضرور آئے گا لیکن ہے کہ اس کے رہنما ان جیسے لوگ نہ ہوں کیونکہ ان ے خلاف تو انقلاب آنا ہے۔ پھر انہیں حقیقی انقلاب سے کیا دلچسپی؟ یہ خبر بھی باعث تشویش ہے کہ دائیں بازو کی کیمونسٹ جماعتیں بھی اپنے آپ کو منظم کر رہی ہیں تاکہ طبقہ اشرافیہ کے پنجہ استحصال سے غریب مزدوروں اور کسانوں کو رہا کروایا جاسکے۔ دوسری طرف عمران خان اور فاروق لغاری جیسے لوگ بھی نظام کی تبدیلی کی بات کر رہے ہیں' خدشہ ہے کہ مسائل سے اکتائے ہوئے عوام کسی بند گلی میں داخل نہ ہو جائیں اور کسی سیاسی قزاق کے بچھائے ہوئے دام ہم رنگ زمین میں نہ پھنس جائیں۔ اگر پاکستان کے عوام کی مناسب راہنمائی نہ کی گئی اور اسلام کو بحیثیت (Politico Socio Econmic System) پیش نہ کیا گیا تو عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سیلاب تمام حدود و قیود توڑ کر کسی بہت بڑے طوفان کا باعث بن سکتا ہے۔ خدانخواستہ ملک خانہ جنگی کا شکار ہو جاتا ہے یا کسی خونی انقلاب کی طرف روع کر دیتا ہے تو اس صورت میں جہاں پاکستان کے عوام اور دینی طبقات ایک نئی مصیبت میں پھنس جائیں گے وہاں اسلام بھی خطرے سے دوچار ہو جائے گا اور اس کی تمام تر ذمہ داری موجودہ مذہبی اور دینی راہنماؤں پر عائد ہو گی۔

اس لئے تمام دینی رہنماؤں کو چاہئے کہ وہ وان عدتم عدنا (اگر تم وہی کرو گے تو ہم بھی وہی کریں گے) کی قرآنی وعید سے ڈریں۔ سولو فلائٹ سے اجتناب کریں' خدا کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لیں اور تفرقے کا شکار نہ ہوں' ایسا نہ ہو کہ آپ کی ہوا اکھڑ جائے۔ ناموسِ رسالت' ناموس صحابہ' ناموس اہل بیت کے پلیٹ فارم اپنی جگہ لیکن ناموسِ الٰہی سے غفلت برتنے کا انجام سوچ لیں۔ آپ جیسے اہل علم حضرات کو اچھی طرح معلوم ہے کہ آج پوری دنیا پر سوائے طالبان اور ایران کے شیطانی حاکمیت اعلیٰ تسلیم کر لی گئی ہے۔ خدا کے بندے ابلیس کی بندگی کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی اجتماعیت ختم ہو چکی ہے۔ اندریں حالات ہمارا اولین فریضہ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کو عملاً نافذ کرنا ہے۔ پس اسلامی ریاست کے قیام' حفظ ناموس الٰہی' خدا کی حاکمیت اعلیٰ' اقامت دین' نصب امامت' احیائے خلافت راشدہ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے تمام دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونا ہو گا تاکہ اولاً پاکستان میں اور ثانیاً پوری دنیا میں غلبہ اسلام کی راہ ہموار کی جاسکے۔ قرآن سے ذرا بھی نسبت رکھنے والے کو اچھی طرح معلوم ہے کہ قرآن نے ببانگ دہل شرک کو ناقابل معافی جرم قرار دیا ہے اور اس وقت امت مسلمہ اجتماعی اور انفرادی سطح پر اور عالم انسانیت کلی طور پر اس ناقابل معافی جرم کی مرتکب ہو رہی ہے۔ شرک ظلم عظیم ہے اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا لہٰذا از روئے قرآن عالم انسانیت گمراہی میں بھٹک رہی ہے اور ہدایت کی دولت سے محروم ہے۔

دینی جماعتوں پر اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان اور لطف و کرم ہے کہ اس نے جوش اور ولولہ سے بھرپور کارکنوں کی کھیپ آپ کو عطا فرمائی ہے لیکن صحیح رخ متعین نہ ہونے کے باعث نہ صرف صلاحیتوں کا خون ہو رہا ہے بلکہ اسلامی انقلاب کی منزل دن بدن "نظراں توں نیڑے تے قدماں تو دور" ہوتی جا رہی ہے جس کے باعث مسلمانوں میں مذہبی اماموں سے نفرت بڑھتی جا رہی ہے۔

میں اس خط کے ذریعے دینی جماعتوں کے راہنماؤں سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ خدارا ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں اور ایک امیر کی اطاعت میں عصر حاضر کے فرنگیانہ' کافرانہ' ملحدانہ اور انسانیت کش سسٹم کے خلاف اعلان جنگ کریں۔ کسی بے دین جماعت یا پارٹی سے ہرگز اتحاد نہ کریں۔ خاص طور پر میں قاضی حسین احمد' ڈاکٹر طاہر القادری' مولانا اعظم طارق' مولانا محمد اکرم اعوان' مولانا عبدالستار خان نیازی' شاہ احمد نورانی' مولانا فضل الرحمن' مولانا سمیع الحق' ڈاکٹر اسرار احمد اور مولانا ساجد میر سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپس میں اتحاد کر لیں۔ ایک "اسلامی انقلاب کونسل" تشکیل دیں جس کے امیر کا انتخاب ریفرنڈم کے ذریعے ہو جو دو مراحل پر مشتمل ہو پہلے مرحلے میں اندرون اور بیرون ملک پاکستانی اس انقلابی کونسل کے لئے امیر کا چناؤ کریں۔ دوسرے مرحلے میں دینی جماعتوں کے اراکین سے بھی رائے لی جائے پھر ان دو مراحل کی رائے دہی کے بعد دینی جماعتوں کے سربراہ بھی رائے کا اظہار کریں اور اپنے میں سے ایک امیر منتخب کریں جو تاحیات امیر المومنین ہو یا ایران کی طرح اجتہاد کرتے ہوئے ہر ۵ سال بعد رائے کی توثیق کروائی جائے۔ رائے شماری پوسٹل بیلٹ پیپر کے ذریعے ہو۔ باقی حضرات کی حیثیت اراکین مجلس شوریٰ کی سی ہو۔ مجلس شوریٰ کو مزید وسعت دینے کے لئے ہر شعبہ زندگی سے مخلص' دیانت دار اور دین دوست افراد کو شامل کیا جاسکتا ہے جیسے جنرل حمید گل صاحب ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ مذکورہ دینی جماعتوں کے پاس تربیت یافتہ کارکنوں کی اتنی بڑی تعداد موجود ہے کہ اسلامی انقلاب کی منزل دنوں میں سر کی جاسکتی ہے۔ میں ایک بار پھر انتباہ کرتا ہوں کہ کسی بھی بے دین جماعت سے کوئی دینی جماعت ہرگز الحاق نہ کرے بلکہ سسٹم کی تبدیلی اور اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اعلیٰ کے قیام کے "یک نکاتی" ایجنڈے پر تحریک جعفریہ سے بھی الحاق و اتحاد کرنے سے گریز نہ کیا جائے۔ اس موقع پر میں دینی جماعتوں کے مخلص کارکنان سے بھی التماس کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اندھے اور بہرے بن کر نہ چلیں' اپنی قیادت کو پہچانیں' اگر وہ نفاذ اسلام میں مخلص نہیں تو ان کا محاسبہ کریں اور اپنے اپنے لیڈروں پر زور دیں کہ وہ آپس میں اتحاد کر لیں ورنہ یہ کارکن ان کا احتساب اور مواخذہ کریں گے۔ مذہب اور اسلام کے نام پر یہ تفرقہ بازی' پارٹی بازی اور جنگ و جدال اب ختم ہو جانا چاہئے جو بذات خود دشمنان اسلام کے ہاتھوں میں ہمارے خلاف حجت' جگ ہنسائی اور نفاذ اسلام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔

ہمارے اندرونی' بیرونی ملکی و غیر ملکی' قومی و بین الاقوامی دشمن' مغربی طاقتیں' یہود' ہنود اور نصرانی (نصاریٰ) اس قسم کا اتحاد ہرگز قائم نہ ہونے دیں گے اس اتحاد کو روکنے کے لئے تن من دھن کی بازی لگا دیں گے لیکن اگر مشیت ایزدی میں ہوا تو بالآخر یہ اتحاد ضرور ہو گا اور توحید کا بول بالا ہو کر رہے گا۔

مرسلہ: منیر حسین نجمی
چوک سردار شہید H/S فیض آباد
کوٹ ادو' ضلع مظفر گڑھ

ہمارا مطالبہ ہماری اپیل
دستورِ خلافت کی تکمیل

رفقاء ایبٹ آباد کا دو روزہ دعوتی و تربیتی اجتماع

۲۴اور ۲۵/اپریل کو دو روزہ دعوتی و تربیتی اجتماع ایبٹ آباد شہر کی مسجد میں منعقد ہوا۔ جامع مسجد پولیٹیکل کالج منڈیاں میں رفقاء کو پروگرام کی ترتیب کے بارے میں بریفنگ دی گئی۔ بعد ازاں رفقاء کو تین گروپس میں تقسیم کیا گیا اور قرب و جوار میں ہینڈ بلز کے ذریعے دعوت دینے کیلئے روانہ کیا گیا۔ نماز ظہر سے قبل یہ کام انجام پذیر ہوا۔ نماز ظہر کے بعد حافظ محمد شفیق نے سورۂ حج کی آخری آیات پر درس دیا۔ طعام سے فارغ ہو کر رفقاء کا باہمی تعارف ہوا۔ ہر رفیق تنظیم نے تنظیم میں شمولیت کی وجوہات بیان کیں۔ نماز عصر کے بعد جناب عبدالجلیل نے فرائض دینی کے جامع تصور پر اظہار خیال کیا۔ نماز مغرب کے بعد حافظ شفیق نے مسجد السید ہسپتال اور جاوید صاحب نے مسجد سرسید کالونی جبکہ راقم نے پولی ٹیکنیکل کالج مسجد میں درس دیا۔ بعد نماز عشاء جناب عبدالحمید نے "دین و مذہب کا فرق" بیان کیا۔ انسانی زندگی کے انفرادی اور اجتماعی گوشوں میں اسلام کی تعلیم اور دین کے تصور کو واضح کیا گیا۔

دوسرے روز صبح چار بجے بیداری ہوئی' انفرادی نوافل ادا کئے گئے۔ نماز فجر کے بعد راقم نے سورۃ الانفطار کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان کی۔ کچھ رفقاء نے سیر کا ارادہ ظاہر کیا اور قریب ہی ایک پہاڑی مقام کا نظارہ کرنے چلے گئے۔ ایبٹ آباد کا خوبصورت اور سرسبز و شاداب شہر پہاڑوں کے درمیان گھرا ہوا' سورج کے طلوع ہونے کا منتظر تھا۔ کچھ لمحوں کے بعد سورج کی کرنوں نے ہر منظر کو نمایاں اور شہر کے حسن کو دوبالا کر دیا۔ ناظم اجتماع محمد عرفان طاہر نے پر تکلف ناشتہ کرایا۔ بعد ازاں وڈیو پر ڈاکٹر صاحب کی کیسٹ اقامت دین دکھائی گئی۔ اسی دوران راقم اور نائب ناظم حلقہ جناب طفیل گوندل نے دو رفقاء محمد اقبال اور حافظ محمد ہارون قریشی کے ساتھ ملاقات کی۔

بعد ازاں رفقاء کا قافلہ جامع مسجد بلال بابا چوک ملک پورہ پہنچا۔ بعد نماز ظہر حافظ شفیق نے درس قرآن دیا جس میں پچاس سے رفقاء و احباب نے شرکت کی۔ یوں دو روزہ دعوتی و تربیتی پروگرام کا اختتام ہو گیا۔ (رپورٹ : ذوالفقار علی)

حلقہ لاہور کا ماہانہ شب بسری پروگرام

اسلام کے حرکی و انقلابی تصور سے معمور رفقاء و احباب کے لئے ماہانہ شب بسری پروگرام گوناگوں افادیت کا حامل ہے۔ چنانچہ اس کے مقاصد میں جہاں اقامت دین کے لئے ہر دم کوشاں بندگانِ خدا کو فکری غذا فراہم کرنا شامل ہے وہیں قرآن و حدیث نبویہ کے ذریعہ فکر آخرت کو تازگی و آبیاری بخشنا بھی پیش نظر ہے تاکہ کارگہ حیات میں ان فدائیین ا کے سامنے بطور نصب العین صرف اور صرف "حصول رضائے الٰہی" ہی رہے۔

۲۴ اور ۲۵/ اپریل کی درمیانی شب اس پروگرام کا آغاز نماز عشاء کے بعد ہوا۔ مرکزی دفتر گڑھی شاہو میں حلقہ لاہور ڈویژن چار تنظیموں یعنی لاہور شمالی' وسطی' چھاؤنی نیز غربی کے رفقاء و معاونین نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز جناب عبدالرزاق ناظم حلقہ لاہور نے "تذکر بالقرآن" سے کیا۔ "الواقعہ" خصوصی اہمیت کی حامل سورت ہے جو اکثر و بیشتر جنت کی نعمتوں اور فوری تقابل کے طور پر جہنم کے شدائد کے تذکرے پر مبنی ہے۔ اس سورت میں آیات آفاقی و انفسی کو اختصار اور جامعیت کے ساتھ سمو دیا گیا ہے۔ آیت ﴿ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴾ سے قرآن مجید کی عظمت' خلیفہ راشد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے عہد ساز لمحہ کے موقع پر آپؓ کی ہمشیرہ کی زبانی اس آیت کی تلاوت کے واقعہ سے ایک عجیب نقش ذہنوں پر قائم ہوتا ہے۔ ایک گھنٹے پر محیط یہ پروگرام بعث بعد الموت اور ﴿ إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّىٰ ﴾ کے عوض جزا و سزا کی بھرپور یاد دہانی لئے ہوئے تھا۔

بعد ازاں جناب فتح محمد قریشی نے "کتاب الرقاق" سے منتخب احادیث بڑے دلنشیں پیرائے میں بیان کیں۔ ان اقوالِ رسالتؐ سے دنیا کی بے ثباتی' احوالِ قبر و آخرت اور حصولِ جنت کے جاں گسل مراحل اجمالاً سامنے آئے۔ تناولِ ماحضر کے مختصر وقفہ کے بعد قرآن کالج سے وابستہ جناب نوید احمد عباسی نے "دعوتِ دین اور اس راہ میں درپیش مسائل اور ان کا حل" کے موضوع پر مذاکرہ کنڈکٹ کیا۔ انہوں نے سوالات کے ذریعے شرکاء کو اظہار خیال کی دعوت دی۔ دعوت دین سے کیا مراد ہے اور دین کی دعوت میں شرکاءِ محفل کو درپیش موانع و مشکلات کیا ہیں؟ اس پر رفقاء نے اظہار خیال کیا۔

نماز فجر سے قبل قرب الٰہی کے حصول کے لئے انفرادی نوافل ادا کئے گئے۔ نماز فجر جناب فتح محمد قریشی کی امامت میں ادا کی گئی۔ سورۃ المدثر کے آخری رکوع کو درس قرآن کے لئے منتخب کرتے ہوئے لاہور کینٹ کے رفیق جناب محمد مبشر نے کہا کہ "آخرت میں شفاعت باطلہ اور خود ساختہ تصورات کو اللہ تعالیٰ جزا و سزا کو جھٹلانے سے تعبیر کرتا ہے اس کا نتیجہ ہے کہ عقوبت سے بے پرواہ اور "بابر بہ عیش کہ عالم دوبارہ نیست" کو اپنا شعار بنا کر انسانوں کی عظیم اکثریت حقوق اللہ اور حقوق العباد سے غافل ہو چکی ہے"۔ یہ شب بسری کا آخری پروگرام تھا۔ رفقاء و احباب حق تعالیٰ سے اجر و ثواب کے لئے دست بدعا ہونے کے بعد اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے۔ (رپورٹ : محمد طارق جاوید)

لاہور غربی کے امیر کی دعوتی سرگرمیاں

جماعت اسلامی شاہدرہ کے زیر اہتمام مرکز احیائے اسلام شاہدرہ میں "شہادت حسین کا اصل پیغام" کے موضوع پر منعقدہ جلسہ میں لاہور غربی کے امیر نعیم اختر عدنان نے "اقامت دین کی جدوجہد اور مقام شہادت" کے موضوع پر خطاب کیا۔ جماعت اسلامی ضلع لاہور کے قیم جناب سمیع اللہ بٹ بھی مقررین میں شامل تھے۔

☆ جماعت اسلامی شاہدرہ کے زیر اہتمام "درس قرآن" کی خصوصی نشست جو کہ رکن جماعت چوہدری عبدالرشید کی رہائش گاہ جمیل پارک شاہدرہ میں منعقد ہوئی۔ "قرآن مجید کے حقوق' نماز اور انفاق" کے موضوع پر سورۂ فاطر کی روشنی میں نعیم اختر عدنان نے درس قرآن دیا۔

لاہور غربی کے زیر اہتمام ہونے والے مستقل دعوتی پروگراموں کا نظام الاوقات

☆ تنظیم اسلامی لاہور غربی کے سابق امیر اور لیکچرار قرآن کالج حافظ علاؤ الدین جامع مسجد العزیز رچنا ٹاؤن فیروز والا میں ہفتہ میں تین دن بعد نماز مغرب "تجوید" کی کلاس لیتے ہیں۔

☆ لاہور غربی کے امیر نعیم اختر عدنان ہر اتوار کو بعد نماز فجر جامع مسجد لاثانی پیپلز کالونی فیروز والہ میں اور بروز جمعرات بعد نماز مغرب رانا مارکیٹ رچنا ٹاؤن میں "درس قرآن" دیتے ہیں۔

☆ ناظم بیت المال لاہور غربی جناب افتخار احمد مسجد طیبہ پیپلز کالونی فیروز والا میں روزانہ بعد نماز فجر قرآن مجید کا سلسلہ وار درس دیتے ہیں۔

☆ اسرہ فیروز والا کے نقیب سید اقبال حسین صاحب مسجد طیبہ فیروز والا میں جبکہ جناب افتخار احمد حمید پارک فیروز والا میں کی مسجد اجتماعات جمعہ سے خطاب کرتے ہیں۔

حلقہ لاہور کا دو روزہ پروگرام

۸ مئی بروز ہفتہ سے ۹ مئی بروز اتوار حلقہ لاہور کے زیر اہتمام دو روزہ پروگرام جناب محمد اشرف وصی' امیر لاہور چھاؤنی کی قیادت میں تنظیم اسلامی لاہور غربی' فیروز والا میں منعقد ہو گا

اسلامی انقلاب کے لئے ضرورت!

ڈسکہ شہر کے معروف عالم دین اور مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع سیالکوٹ کے امیر حضرت مولانا محمد حیات محمدی نے ۳۰/اپریل کے خطبہ جمعہ میں عوام کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مملکت خداداد پاکستان میں اسلامی انقلاب کیلئے جماعت اسلامی کا ڈنڈا' تبلیغی جماعت کی ضد' تنظیم اسلامی کا نظم و ضبط اور اہلحدیثوں کے عقائد کی ضرورت ہے۔ (مرسلہ : حافظ غلام مصطفیٰ خلیق)

اُسرہ ایک سالہ کورس کا دعوتی پروگرام

اسرہ ایک سالہ کورس کے رفقاء نے اپنے ہفتہ وار دعوتی پروگرام کے دائرہ افادیت کو وسیع کرنے کی غرض سے قرآن کالج کے قرب وجوار میں دعوتی گشت کا پروگرام بنایا۔ دعوتی پروگرام ہر جمعرات کو مغرب تا عشاء قرآن آڈیٹوریم میں منعقد ہوتا ہے۔ گشت کی ترتیب کچھ یوں تھی کہ رفقاء نے دعوتی پروگرام کا ایک دعوت نامہ تیار کر کے قرآن کالج کے قریب رہائشی بلاکوں میں احباب سے ملاقاتیں کی۔ اس سلسلے میں پیر' منگل اور بدھ بعد نماز عصر تا مغرب اتاترک بلاک میں گشت کے ذریعے احباب کو دعوت نامے پہنچائے گئے۔ گشت میں آذر بختیار خلجی' قاضی فضل حکیم' ہاشم رضا خان' طاہر سلیم' میر مجیب الحسن اور امان اللہ شریک ہوئے۔ اس گشت کی برکت سے جمعرات ۲۹/ اپریل کے دعوتی پروگرام میں احباب کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس پروگرام میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے خطاب "انسان کا اعلیٰ ترین نصب العین" کی ویڈیو کیسٹ دکھائی [جـ]س میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ ہر انسان کسی نہ کسی نصب العین کی خاطر محنت و مشقت کر رہا ہے اور قربانیاں دیتا ہے۔ کوئی صرف اپنی ذات کی خاطر تگ و دو میں لگا ہے تو کوئی وطن اور قوم کی خاطر اپنی توانائیاں صرف کرتا ہے اور کسی نے انسانیت کی بھلائی کے لئے خود کو وقف کر رکھا ہے۔ جبکہ انسان کی زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد رضائے الٰہی کا حصول اور اس کا آئیڈیل صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہونی چاہئے۔ پروگرام کے اختتام پر نماز عشاء سے پہلے سوال وجواب کی بھرپور نشست ہوئی۔ نقیب اسرہ آذر بختیار خلجی نے سوالوں کے جوابات دیئے۔ احباب نے دعوتی پروگرام کی تعریف کرتے ہوئے اس سلسلے کو جاری رکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ (رپورٹ : فرقان دانش خان)

ضرورت برائے ٹیچر

ایک ایسے ٹیچر کی ضرورت ہے جو انٹرلیول تک کے طلبہ کو عربی گرامر اور ترجمہ قرآن پڑھا سکے' ہر قسم کے فروعی اختلافات اور تفرقہ بازی سے بلند تر سوچ کا حامل محنتی' تجربہ کار' اور دین کا فہم رکھتا ہو۔ چار ہزار روپے تک تنخواہ دی جائے گی۔ سنگل رہائش اور کھانا فری ہو گا۔ درخواستیں ارسال کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ مئی ۹۹ء ہے۔ انٹرویو کے لئے بعد میں کال کیا جائے گا۔ اپنی اسناد' تجربہ کا سرٹیفکیٹ اور شناختی کارڈ کی نقول درخواست کے ساتھ منسلک کریں۔

پرنسپل ماڈرن پبلک سکول و کالج
(بوائز ونگ) بالمقابل قریشی پٹرول پمپ
سپلائی' مانسہرہ روڈ' ایبٹ آباد فون : 30393

دینی اور دنیاوی تعلیم کا سنگم
قرآن کالج آف آرٹس اینڈ سائنس
زیر اہتمام : مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ بھارت کی لوک سبھا توڑ دی گئی۔

✪ ایٹمی دھماکے اور اگنی میزائل کے تجربے بھی واجپائی کے کام نہ آئے۔

☆ بجلی چوری میں ملوث ارکان اسمبلی وزیراعظم سے احتجاج کریں گے (ایک خبر)

✪ اسے کہتے ہیں "چور نالے چتر"

☆ اپنا کیریئر بچانے کے لئے زرداری کو سیاست سے نکال دوں گی۔ (بے نظیر)

✪ محترمہ کا یہ فیصلہ "سانپ گزرنے کے بعد لکیر پیٹنے" کے مترادف ہے۔

☆ بے نظیر اور زرداری پر خدا کا قہر نازل ہوا۔ (سید غوث علی شاہ)

✪ شاہ صاحب! حکمرانوں کے عتاب اور خدا کے قہر میں تھوڑا بہت فرق تو رہنا چاہئے۔

☆ اہل علم کی قدر نہ کرنے والی اقوام کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے۔ (ڈاکٹر ظہور احمد اظہر)

✪ جن اقوام کا مستقبل پہلے ہی تاریک ہو چکا ہو انہیں کاہے کا ڈر!

☆ عدلیہ فوری انصاف کے لئے رات دن ایک کر دے۔ (نواز شریف)

✪ جس طرح میں نے موجودہ نظام کو بدلنے کے لئے رات دن ایک کر رکھا ہے۔

☆ پیپلز پارٹی کے جیالے اب مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں۔ (پیر بنیامین رضوی)

✪ آصف زرداری بھی تو جیالوں میں شامل ہیں ان کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

☆ سبسڈی ختم ہونے سے آٹا ایک روپیہ فی کلو مہنگا ہو گیا۔ (ایک خبر)

✪ حکومت کا یہ "خوشگوار" فیصلہ خودکشی کے واقعات میں معاون ثابت ہو گا۔

☆ حکومت پٹرول پر تین سو فیصد منافع کما رہی ہے۔ (ایک خبر)

✪ وہ اس لئے کہ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

☆ سرکلر روڈ کی دکانیں گرانے والوں کی لاشیں گریں گی۔ (علامہ طاہر القادری)

✪ مولانا محترم! براہ کرم ذرا "ہتھ ہولا رکھیں!"

☆ محکمہ خاندانی منصوبہ بندی کی گاڑیاں بھینسوں کا چارا لانے اور ڈرائنگ سیکھنے کے لئے استعمال ہو رہی ہیں۔ (ایک خبر)

✪ سرکاری وسائل کا یہی تو "درست" استعمال ہے۔

☆ حکومت نے نئے بجٹ میں عوام کو زندہ درگور کرنے کی منصوبہ بندی کر لی ہے۔ (راؤ سکندر)

✪ نہیں جناب! بجٹ سے پہلے ہی عوام کو زندہ درگور کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

☆ سیاست چھوڑنا پڑی تو کاشتکاری کروں گا۔ (آصف زرداری)

✪ مگر اس کے لئے جیل سے رہائی ضروری ہے جو فی الحال کافی مشکل نظر آتی ہے۔

ضرورت کمپیوٹر آپریٹر

قرآن اکیڈمی کے کمپیوٹر سیکشن میں ایک کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے جو اردو/عربی کمپوزنگ میں ماہر ہو اور خصوصاً **ھمالہ** پروگرام پر دسترس رکھتا ہو۔

رابطہ : مدیر قرآن اکیڈمی
36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور فون: 3-5869501

حلقہ لاہور کا ماہانہ شب بسری پروگرام

رفقاء واحباب نوٹ فرمالیں کہ حلقہ لاہور ڈویژن کا شب بسری پروگرام مرکزی دفتر تنظیم اسلامی گڑھی شاہو اور قرآن اکیڈمی' ماڈل ٹاؤن لاہور میں ۲۲ مئی ۹۹ء کو منعقد ہو گا۔

☆ اللہ کی پناہ مانگو ایسے دل سے جس میں عاجزی نہ ہو' ایسی دعا سے جو سنی نہ جائے' ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو' ایسے علم سے جس سے نفع نہ ہو۔ (ارشاد نبویؐ)

اقامت دین کی جدوجہد اور اس کی خصوصیات

——— علامہ ابن القیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ ———

علامہ ابن قیمؒ نے اسلامی جہاد کے مختلف مراحل کی بہترین تلخیص پیش کی ہے اور اس سے دین حق کے تحریکی پہلو کی مستقل اور گہری بنیادیں واضح ہو جاتی ہیں جو اس لائق ہیں کہ ان پر اچھی طرح غور کر لیا جائے :

۱) دین حق اپنے طریق کار میں بھرپور واقعیت پسند ہے۔ یہ طریق کار دراصل اس حرکت کا نام ہے' جو زمین میں موجود کسی انسانی سوسائٹی کا سامنا کرتی ہے اور ایسے سب ذرائع سے اس کا سامنا کرتی ہے' جو سوسائٹی کے واقعی وجود کے مقابلہ میں کام آسکیں۔

> "اسلام کا اصل موقف اور مطالبہ یہ ہے کہ کرۂ ارض سے طاغوت کا اقتدار ختم کر کے تمام انسانیت کو غیر اللہ کی غلامی سے نجات دلا دی جائے"

دورِ جاہلیت کے اس فکری دائرہ پر یلغار کرتی ہے جس پر عملاً زندگی کا چلتا پھرتا ایک نظام قائم ہے جسے وقت کا اقتدار مادی قوت کے ذریعہ سہارا دیئے چلا جاتا ہے۔

اسلامی تحریک عالم واقع میں اس واقعی صورتحال کا مقابلہ کرتی ہے۔ ان تمام ذرائع و وسائل کو کام میں لا کر جن سے کہ یہ جاہلیت کام لیتی ہے' وہ اس جاہلیت کا سامنا بیان و تقریر سے بھی کرتی ہے' تاکہ سوسائٹی کے افکار و عقائد کی اصلاح ہو سکے اور وہ بغاوت درجہ سعی کے ساتھ طاقت بھی استعمال کرتی ہے' تاکہ جاہلیت کے نظام و اقتدار کو ملیامیٹ کیا جا سکے۔ وہی اقتدار جو عوام اور تعمیر افکار کی اصلاح کے کام میں روک بن کر کھڑا ہے اور جو جبراً ان پر مسلط ہے اور انہیں اندھیرے میں رکھے ہوئے ہے اور جو انہیں رب اکبر کے مقابلہ میں دوسروں کا بندہ بنائے ہوئے ہے۔

یہ ایک ایسی تحریک ہے جو صرف بیان و اظہار پر اکتفا کر کے ختم نہیں ہو جاتی جس طرح کہ اس تحریک میں یہ بھی نہیں ہے کہ مادی غلبہ حاصل کر کے لوگوں سے جبراً اپنی بات منوالے..... یہ رد و قبول میں جبر کی قائل ہی نہیں۔ ﴿لَآ اِکْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ دین حق کے طریق کار میں یہ دونوں ہی باتیں نہیں ہیں۔ وہ تو ایک تحریک ہے' اس لئے برپا کی گئی ہے کہ لوگوں کو بندوں کی غلامی سے نجات دلا کر اللہ وحدہ لا شریک کی بندگی میں داخل کر دے۔

۲) اس دین کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اصلاحی طریق کار میں واقعیت پسندانہ تحریکیت پائی جاتی ہے۔ وہ ایک ایسی تگ و دو سے عبارت ہے جس کے کئی مراحل ہیں۔ ہر مرحلے میں اس کے مناسب ذرائع اور وسائل کو کام میں لایا جاتا ہے۔ جو اس مرحلے کے واقعی تقاضوں اور ضرورتوں کو پورا کرتے ہیں اور اس مرحلے سے یہ تحریک بتدریج آگے بڑھتی ہے' اس تحریک کا طریق کار یہ ہے کہ یہ واقعی حالات کا مقابلہ مجرد نظریات سے نہیں کرتی اور نہ ہی اس کے اختیار کردہ وسائل و ذرائع جمود کا شکار ہیں۔

> "اسلام کسی سیاسی نظام یا مادی قوت کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اسلام کی دعوت کے راستے میں حائل ہو"

ہمارے دور میں جو لوگ اسلام کے نظریۂ جہاد کے بارے میں لکھنے بیٹھتے ہیں اور قرآن کی آیات پر بحث کرتے ہیں' ان کے پیش نظر پہلی تحریک اسلامی یعنی آنحضورؐ کی انقلابی جدوجہد کے مختلف مراحل نہیں ہوتے۔ نہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان مراحل میں سے کس مرحلے میں تحریک نے کیا تدابیر اختیار کی تھیں' انہیں یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ ان مراحل سے متعلق آیات کا شان نزول (پس منظر) کیا تھا۔ یہ لوگ' خلط مبحث کرتے ہیں اور دین کے نظریۂ جہاد کے بارے میں گمراہ کن التباس و اشتباہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور قرآنی آیات کو ایسے معنی پہناتے ہیں جن کی وہ متحمل نہیں ہوتی' بعض آیات کا تعلق تحریک کے ابتدائی مراحل سے ہے۔ یہ لوگ انہیں آخری مراحل کے لئے اصول قرار دیتے ہیں۔ یہ اس کا نتیجہ ہے کہ وہ بے شمار غلط فہمیوں میں مبتلا ہو گئے اور ابتدائی ہدایات کو آخری فیصلے سمجھ بیٹھے۔ حد یہ ہے کہ یہ اس بات کے قائل ہو گئے کہ اسلام میں صرف دفاعی جنگ کا جواز ہے' دراصل یہ لوگ فکری و ذہنی طور پر شکست خوردہ ہو گئے اور یہ رائے انہوں نے اس لئے قائم کی کہ اس مادی دور کے حالات کی سنگینی سے "فرزندانِ اسلام" عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ جن کے ہاں اسلام کا صرف نام ہی نام رہ گیا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ دینِ حق پر ڈھائے ہوئے اپنے ظلم کو اسلام کی خدمت قرار دیتے ہیں۔ اسلام کا اصل موقف یہ ہے کہ اس کرۂ ارض پر سے طاغوت کا اقتدار ختم کر دیا جائے اور تمام لوگوں کو غیر اللہ کی غلامی سے نجات دی جائے۔ اس معاملہ میں اسلام کا اصل رول یہ ہے کہ جاہلیت نے دنیا میں دین حق کے پھیلنے کی راہ میں جو جو رکاوٹیں کھڑی کر دی ہیں انہیں ہٹا دیا جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے کہ حق کے مقابلہ میں باطل سرنگوں ہو جائے یا مٹ جائے۔ اور یا اتنا مغلوب ہو جائے کہ اسلام کی بالادستی کو تسلیم کر کے اس کے سایۂ عاطفت میں تحفظ جان و مال کا معاوضہ (جزیہ) ادا کر کے پرامن شہری کی حیثیت سے رہائش پذیر اور اسلام اور عوام الناس کے درمیان حائل نہ ہو تاکہ لوگ اس بارے میں بالکل آزاد ہوں کہ وہ اسلام کو قبول کرتے ہیں یا نہیں۔

> "دین اسلام ہمیشہ اپنے اصولوں پر سختی سے جما رہا ہے یہی اس کی سب سے بڑی خصوصیت ہے"

۳) اس دین کی تیسری خصوصیت یہ معلوم ہوتی ہے کہ وسعت پذیر تحریکیت اور نئے نئے وسائل' اسے اپنے بنیادی اصولوں سے منحرف نہیں کر سکتے اور نہ اس نصب العین ہی میں کوئی فرق واقع ہوتا ہے جو شروع سے ایک ہی رہا ہے۔ یہ دین ہمیشہ اپنے اصولوں پر سختی سے جما رہا ہے۔ دعوت رشتہ داروں کو دی جا رہی ہو' قریش کو دی جا رہی ہو' تمام عرب کو بلایا جا رہا ہو' یا تمام کرۂ ارض کو خطاب کیا جا رہا ہو' اس کی دعوت ہر وقت یہی رہی ہے کہ صرف ایک اللہ کی غلامی اختیار کرو اور اللہ کے سوا تمام غلامیوں کا جوا اپنی گردن سے اتار پھینکو' مصلحت کی خاطر

اصول کو چھوڑا جاسکتا ہے' نہ نرمی برتی جاسکتی ہے۔ نصب العین کے حصول کے لئے متعین طریق کار ہے' جس کی حدود متعین ہیں۔ پھر اس کے لئے جدوجہد کے مراحل بھی متعین ہیں اور ہر مرحلہ کے لئے وسائل و ذرائع سے نوبہ نو ذرائع اختیار کئے جاسکتے ہیں (یہاں بھی حدود اللہ کا لحاظ رکھنا لازم ہے)۔

۴) دین حق کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ بین الاقوامی علائق کے لئے اس کا اپنا ایک ضابطہ ہے' اور اس ضابطہ و قانون کی اساس و بنیاد اس امر پر ہے کہ اسلام کا اپنا ایک موقف ہے اور وہ یہ ہے کہ "تمام بنی آدم اللہ وحدہ لا شریک کی اطاعت کریں۔ یہ ان پر فرض ہے اور انہیں زندگی میں اللہ کی اطاعت ہی کی روش اختیار کرنی چاہئے۔ یہ نہیں تو کم از کم تمام بنی آدمی کو "الٰہی اطاعت" کے اس نظام (اسلام) کو برداشت کرنا چاہئے اور مصالحانہ رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا کہ بنی آدم میں سے کوئی بھی اس کی دعوت کی راہ میں حائل ہو۔ کوئی سیاسی نظام یا مادی قوت.... وہ تمام بنی آدم کے لئے یہ ضروری قرار دیتا ہے کہ دنیا کے عوام اور اس کے درمیان آڑے نہ آئیں تاکہ لوگ اپنے آزاد ارادے کے ساتھ' اسلام کو اختیار کریں یا اسے رد کردیں' اسلام بطور خود بھی رد و قبول میں جبر و طاقت کے استعمال کو جائز نہیں سمجھتا' اگر کوئی شخص' کوئی گروہ (.... وہ کوئی بھی ہو' کہیں بھی ہو' کیسا ہی ہو.....) اسلام اور عوام کے درمیان حائل ہوتا ہے تو اسلام اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہے تاآنکہ اُسے ملیامیٹ کردیا جائے یا وہ اسلام کے آگے گھٹنے ٹیک دے"۔

(حاصل مطالعہ : نعیم اختر عدنان)

حلقہ لاہور میں شامل تنظیموں کے امراء کا مشاورتی اجلاس

بروز جمعرات ۲۹/ اپریل کو بعد نماز مغرب ۴۔اے' مزنگ روڈ پر حلقہ لاہور کے دفتر میں امیر حلقہ جناب مرزا ایوب بیگ کی زیر صدارت امرائے لاہور کا مشاورتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز لاہور وسطی کے امیر حافظ محمد عرفان کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ اس مشاورتی اجلاس میں حلقہ لاہور کے امیر جناب مرزا ایوب بیگ' لاہور جنوبی کے امیر جناب فیاض حکیم' لاہور چھاؤنی کے امیر جناب محمد اشرف وصی' لاہور شمالی کے امیر جناب اقبال حسین' لاہور وسطی کے امیر حافظ محمد عرفان' لاہور شرقی کی نمائندگی جناب رشید ارشد نے جبکہ لاہور غربی کے امیر نعیم اختر عدنان نے شرکت کی۔

اجلاس میں طے کیا گیا کہ رمضان المبارک کے دوران اور اس کے بعد تنظیم میں شامل ہونے والے رفقاء اور معاونین سے جاری خصوصی رابطہ مہم کو بطور ہدف یکم جون تک مکمل کیا جائے گا۔

علاوہ ازیں موجودہ تنظیمی سال کے خصوصی ہدف کے ضمن میں دعوت کے لئے ٹارگٹ بنائے جانے والے احباب کے ناموں کی فہرستوں کو بھی تمام تر تفصیلات کے ساتھ امیر حلقہ کو پہنچانے کا فیصلہ کیا گیا۔

حلقہ کے زیر اہتمام ماہانہ شب بیداری کے پروگراموں اور اس میں رفقاء و احباب کی شرکت کے حوالے سے پروگرام کی افادیت کا جائزہ لیا گیا۔

ہفت روزہ ندائے خلافت کی توسیع اشاعت کے بارے میں تجاویز پر تبادلہ خیال ہوا۔ امیر حلقہ جناب ایوب بیگ مناسب غور و فکر کے بعد قابل عمل تجویز کے حوالے سے حلقہ کی سطح پر اس کا آغاز کریں گے۔

حلقہ لاہور میں شامل تنظیموں میں دروس قرآن کے تمام حلقوں کا نظام الاوقات مرتب کرنے کا فیصلہ بھی ہوا۔ (رپورٹ : نعیم اختر عدنان)

☆ مراحل انقلاب کے نقطۂ نگاہ سے سیرتِ مطہرہ کا ایک منفرد مطالعہ
☆ اسلامی انقلاب کیلئے سرگرم عمل افراد کیلئے مشعل راہ

امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ' کے گیارہ خطبات پر مشتمل ایک فکر انگیز کتاب

منہج انقلابِ نبوی ﷺ

کا نیا ایڈیشن' جو حسن ظاہری ہی نہیں حسن معنوی کے اعتبار سے بھی سابقہ ایڈیشن پر فوقیت رکھتا ہے' چھپ کر آ گیا ہے۔

خوبصورت کمپیوٹر کمپوزنگ' عمدہ طباعت' چار رنگوں میں شائع شدہ دیدہ زیب سرورق'

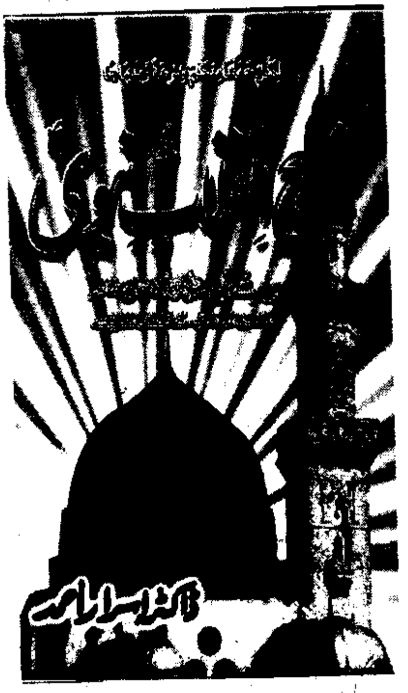

صفحات : 375

قیمت (غیر مجلد) : 140 روپے

(مجلد) : 160 روپے

شائع کردہ :

مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن

36۔کے' ماڈل ٹاؤن لاہور فون : 03-5869501

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور
سی پی ایل نمبر: 127
جلد 8' شمارہ 17
سالانہ زرتعاون -/175 روپے

پبلشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چوہدری
مطبع: مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور
مقام اشاعت: 36۔کے' ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 03-5869501

معاونین برائے مدیر:
○ مرزا ایوب بیگ ○ نعیم اختر عدنان
○ سردار اعوان ○ فرقان دانش خان
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پاکستان میں نفاذ اسلام کی راہ میں بڑی رکاوٹ شیعہ سنی منافرت ہے جو یہودی سازش کا نتیجہ ہے ○ ڈاکٹر اسرار

بھارت سے ایٹمی دھماکہ اس لئے کروایا گیا کہ پاکستان کی ایٹمی قوت ظاہر ہو جائے ○ کموڈور (ریٹائرڈ) طارق مجید

ملت اسلامیہ کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ اپنے دشمن کے عزائم سے واقف نہیں ○ سعید رومی

سودی نظام معیشت کا جال بچھا کر یہود پوری دنیا کو ٹریپ کر چکے ہیں ○ حافظ عاکف سعید

قرآن آڈیٹوریم لاہور میں "یہودی عزائم' عالم اسلام اور قرآن" کے موضوع پر "قرآن فورم" کے مقررین کا اظہارِ خیال

مرکزی انجمن خدام القرآن کے زیر اہتمام قرآن آڈیٹوریم لاہور میں "یہودی عزائم' عالم اسلام اور قرآن" کے موضوع پر قرآن فورم کے زیر اہتمام ایک سیمینار منعقد ہوا جس کی صدارت امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے کی۔ سیمینار کے آغاز میں حافظ عبداللہ محمود نے تلاوت قرآن کی سعادت حاصل کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض غازی محمد وقاص نے ادا کئے۔

"شکنجۂ یہود" کے نام سے پال فنڈلے کی کتاب "THEY DARE TO SPEAK OUT" کے مترجم سعید رومی نے کہا کہ یہودی لابی دنیا کو اپنے شکنجے میں جکڑنے کے لئے پس پردہ رہ کر کام کرتی ہے۔ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اپنے امریکہ میں قیام کے دوران شدید خواہش اور تلاش کے باوجود میں ایک بھی اسرائیلی سے ملاقات نہ کر سکا۔ انہوں نے کہا کہ ملت اسلامیہ کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ یہودی عزائم سے واقف نہیں ہے جو عالم اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

کموڈور (ر) طارق مجید نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت یہودیوں کی اولین ترجیح یہ ہے کہ اسلامی دنیا سے اسرائیل کے وجود کو تسلیم کرایا جائے جس میں پاکستان سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اس غرض سے پاکستان کے گرد یہودی لابی اپنا گھیرا تنگ کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح کیتھولک اور پروٹسٹنٹ عیسائی ہونے کے باوجود دو مخالف سمت میں بہنے والے دھارے ہیں۔ اسی طرح عام یہودیوں اور زائنسٹ یہودیوں کی ترجیحات میں زمین و آسمان کا فرق موجود ہے۔ مؤخر الذکر یہودیوں کی ایک خفیہ تنظیم انٹرنیشنل زائنسٹ جیوری نیو ورلڈ آرڈر کے ذریعے پوری دنیا پر اپنے تسلط کے خواب دیکھ رہی ہے۔ جس میں وہ بڑی حد تک کامیاب ہو چکے ہیں۔ تاہم ابھی عالم اسلام مکمل طور پر ان کے شکنجے میں نہیں آ سکا۔ انہوں نے کہا کہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم یہودیوں کے مقاصد پورا کرنے کے لئے ۱۸۴۰ء میں البرٹ پائیک نامی یہودی جرنیل کی منصوبہ بندی کا نتیجہ تھیں۔ اسی منصوبہ بندی میں عالم اسلام کے خلاف تیسری عالمی جنگ بھی شامل ہے' جو دہشت گردی' معاشی ابتری' سیاسی عدم استحکام اور فرقہ واریت کی صورت میں عالم اسلام کے خلاف اب بھی جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت سے ایٹمی دھماکہ اس لئے کروایا گیا کہ پاکستان بھی اپنی ایٹمی قوت ظاہر کر دے۔ جس کے نتیجے میں پاکستان پر اقتصادی پابندیاں عائد کر کے اس کے ایٹمی پروگرام کو سی ٹی بی ٹی اور ایف ایم سی ٹی جیسے معاہدوں کے ذریعے سبوتاژ کیا جا سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ مسلم دنیا جب تک یہودی عزائم سے باخبر نہیں ہو گی' ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ صیہونی سازشوں سے حفاظت کا واحد حل مسلم ممالک کی اسلام سے گہری وابستگی میں پوشیدہ ہے۔

تنظیم اسلامی کے نائب امیر حافظ عاکف سعید نے آنحضور ﷺ کی بعثت سے قبل یہود کی تاریخ کا اجمالی جائزہ لیتے ہوئے بتایا کہ قوم یہود حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹوں کی نسل سے وجود میں آئی۔ تاہم بحیثیت امت یہود کی تاریخ کا آغاز حضرت موسیٰؑ کے دور سے ہوا جس وقت ان سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ شریعت موسویؑ کو قائم کریں گے اور کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامیں گے۔ اس بنا پر انہیں حضرت عیسیٰؑ کی بعثت تک اس روئے ارضی پر اللہ کی نمائندگی کا شرف حاصل رہا اور انہیں تمام جہان والوں پر وہ فضیلت حاصل ہوئی جو اس سے پہلے کسی کو نہ ملی تھی۔ لیکن شریعت بازیچۂ اطفال بنا کر رکھ دینے اور حضرت عیسیٰؑ کی تکذیب کے جرم میں وہ راندۂ درگاہ قرار دے دیئے گئے اور ذلت و مسکنت ان کا مقدر بن گئی۔ آنحضرتؐ کی بعثت یہود کیلئے ایک طرح سے رحمت تھی کہ اگر وہ آپؐ کی تصدیق کر دیتے تو ان کے سابقہ جرائم معاف کر دیئے جاتے مگر انہوں نے یہ گولڈن چانس ضائع کر دیا۔ آج یہود روئے ارضی پر ابلیس کی نمائندہ قوت بن چکے ہیں اور پوری دنیا کو سودی جال بچھا کر ٹریپ کر چکے ہیں۔ قرآن کی رو سے اہل اسلام کے بدترین دشمن یہود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ان کی قربت اور دوستی سے منع کیا ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم نے دوسرے احکام کی طرح اس حکم الٰہی کو بھی پس پشت ڈال رکھا ہے۔

امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ عالم اسلام کے خلاف یہودی سازشوں کا آغاز دور خلافت راشدہ ہی میں ہو گیا تھا چنانچہ عبداللہ بن سبا نامی یہودی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی سازش تیار کر کے اور اندرونی شورشوں کو ہوا دے کر اسلام کو وہ ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے جس کے نتائج ہم آج تک شیعہ سنی منافرت کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں نفاذ اسلام کی سب سے بڑی رکاوٹ یہی شیعہ سنی جھگڑا ہے لہٰذا فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے کیونکہ شیعہ سنی تنازعے کے حل کی صورت میں پاکستان' ایران اور افغانستان پر مشتمل اسلامی بلاک ہی صیہونی سازشوں کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج پوری عیسائی دنیا یہود کے آلۂ کار کی حیثیت رکھتی ہے' جس کا مشاہدہ خلیج کی جنگ میں ہو چکا ہے کیونکہ یہ جنگ صرف اسرائیل کی حفاظت کے لئے لڑی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کی آزمائش کے طور پر یہود کی صورت میں شرکی قوت باقی رکھی گئی ہے تاکہ اہل حق کی آزمائش اور حق کا اظہار ہو سکے۔ تاہم احادیث نبویہؐ کی پیشین گوئیوں کے مطابق پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور یہی اسرائیل یہودیوں کا قبرستان بنے گا۔ البتہ ان حالات میں ہمارا امتحان یہ ہے کہ ہم دین حق کی سربلندی اور دشمنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح قربانیاں دیں اور پاکستان کی بھولی ہوئی منزل یعنی اقامت دین کے حصول کے سفر کو آگے بڑھانے کے لئے اپنا تن' من اور دھن لگا دیں۔ کیونکہ یہودیوں کے نیو ورلڈ آرڈر کا توڑ صرف اور صرف اسلام کے عادلانہ نظام کا قیام ہے۔

(رپورٹ: فرقان دانش خان)

☆ ☆ ☆